بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسقاط والے بچوں کا جنتی ہونا اور والدین کے لئے شفارش کرنا

جامعہ ہمدرد سے تعلق رکھنے والے ایک بھائی کا پوچھنا ہے کہ اگر تین مہینے کا بچہ خراب ہو جائے اور ابارشن (abortion) کروادیا جائے تو کیا وہ جنت میں باقی نابالغ بچوں کی طرح رہیگا اور اپنے والدین کے لئے شفارش کا باعث بنے گا؟ مندرجہ ذیل سطور میں اسی بات کا جواب دیا گیا ہے۔

اس مسئلہ میں سب سے پہلی بات یہ جان لینی ہے کہ مصیبت تقدیر کا حصہ ہے، جو لکھ دی گئی ہے وہ آکر رہے گی۔ ماں کے پیٹ میں بچے کا مر جانا بھی اللہ کی طرف سے مقدر ہے، اس پر آدمی کو صبر سے کام لینا چاہئے۔ آج سائنس اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ الٹرا ساؤنڈ سے پتہ لگا لیا جاتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں بچہ کس کیفیت میں ہے جو کہ کچھ سالوں پہلے یہ سہولت میسر نہیں تھی۔ اسلام ہمیں جدید طبّی سہولیات سے منع نہیں کرتا اگر شرعا کوئی قباحت نہ ہو تو۔ جب کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ تین ماہ کا ماں کے پیٹ میں مر گیا ہے تو آپریشن کے ذریعہ اس بچے کو نکال لینا چاہئے۔ اس میں شرعا کوئی قباحت نہیں بلکہ ماں کی صحت کے ضروری ہے ورنہ مردہ بچے کا زہر اندر پھیل کر عورت کی ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مومن کو کوئی غم لاحق ہوتا ہے، کوئی پریشانی درپیش ہوتی ہے اور اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو اللہ کی طرف سے اس کو اجر ملتا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

ما مِن مصيبةٍ تصيبُ المسلِمَ إلَّا كفَّرَ اللَّهُ بِها عنهُ ، حتَّى الشَّوكةِ يُشاكُها (صحيح البخاري:5640)

ترجمہ: جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے (کسی مسلمان کے ایک کانٹا بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چبھ جائے۔

نیز نبی ﷺ کا فرمان ہے:

ما يُصيبُ المُسلِمَ، مِن نَصَبٍ ولا وَصَبٍ، ولا هَمٍّ ولا حُزْنٍ ولا أذًى ولا غَمٍّ، حتى الشَّوْكَةِ يُشاكُها، إلا كَفَّرَ اللهُ بها مِن خَطاياهُ(صحيح البخاري:5641)

ترجمہ: مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج وملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتاہ

تیسری بات یہ ہے کہ جب کوئی بچہ بلوغت سے پہلے مر جاتا ہے تو وہ جنت میں جاتا ہے کیونکہ اس کی پیدائش فطرت اسلام پہ ہوتی ہے اور وہ اسی فطرت پہ مر جاتا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

النَّبيُّ صلَّى اللَّهُ عليْهِ وسلَّمَ في الجنَّةِ والشَّهيدُ في الجنَّةِ والمولودُ في الجنَّةِ والوئيدُ في الجنَّةِ(صحيح أبي داود: 2521)

ترجمہ: نبی جنت میں ہوں گے، شہید جنت میں جائے گا، چھوٹا بچہ جنت میں جائے گا اور زندہ دفن کیا گیا بچہ جنت میں جائے گا۔

اس بچہ کی وفات پہ جب والدین صبر کرتے ہیں تو جنت میں اس کے لئے بیت الحمد کے نام سے ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إذا ماتَ ولَدُ العبدِ قالَ اللَّهُ لملائِكتِهِ قبضتم ولدَ عبدي فيقولونَ نعم فيقولُ قبضتُم ثمرةَ فؤادِهِ فيقولونَ نعم فيقولُ ماذا قالَ عبدي فيقولونَ حمِدَكَ واسترجعَ فيقولُ اللَّهُ ابنوا لعبدي بيتًا في الجنَّةِ وسمُّوهُ بيتَ الحمْدِ(صحيح الترمذي: 1021)

ترجمہ: جب کسی بندے کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کرلی؟ تو وہ کہتے ہیں: ہاں، پھر فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا؟ وہ کہتے ہیں: ہاں۔ تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور 'إنا للہ وإنا إلیہ راجعون' پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

چوتھی بات اس بچے سے متعلق ہے جو یا تو ماں کے پیٹ میں پیدائش سے پہلے مر جاتا ہے اور اسے آپریشن کے

ذریعہ نکالا جاتاہے یاازخود کسی سبب سے قبل ازولادت گرجاتاہے۔اس کے متعدد احکام ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں
۔

☆جو بچہ ازخود گرجائے یاپیٹ میں مرجانے کے سبب اس کااسقاط کیاجائے ایسے بچے کی عمرچارماہ یااس سے زیادہ ہوتووہ بچہ انسان کی حیثیت رکھتاہے کیونکہ اس میں روح پھونکی جاچکی ہےاوروہ قیامت میں دوبارہ اٹھایاجائے گا۔

☆چارماہ یااس سے زائد عمرکے بچے(جس کے اعضاءبدن ظاہر ہوگئے ہوں)سقط ہوجانے یاشرعی عذر کے تحت اسقاط کیاگیاہوایسے بچے جنت میں جائیں گے اوراپنے والدین کے لئے شفارش کا سبب بنیں گے۔نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

والَّذي نفسي بيدِه إنَّ السِّقطَ ليَجرُّ أمَّهُ بسَرَرِه إلى الجنَّةِ إذا احتَسبَتهُ(صحيح ابن ماجه:1315)

ترجمہ:قسم ہےاس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!ناتمام بچہ اپنی ماں کوآنول کے ذریعے سے کھینچ کر جنت میں لے جائےگاجب کہ اس نےاس پر صبر کیاہو۔

☆ چارماہ یااس سے زائد عمرکے بچے کی میت کو غسل دیاجائے گااوراس کی نمازجنازہ پڑھی جائے گی اور قبرستان میں دفن کیاجائے گا۔

☆علمائے طب کی روشنی میں تقریباایک سوبیس دن یعنی چارماہ پہ بچے کے اعضاءماں کے پیٹ میں بن جاتے ہیں اورپھراس میں روح پھونکی جاتی ہے ایسے بچے سقط کے حکم میں ہیں۔نبی ﷺ کافرمان ہے:

والسِّقطُ يصلَّى علَيهِ ، ويُدعى لوالديهِ بالمغفِرةِ والرَّحمةِ(صحيح أبي داود:3180)

ترجمہ:ساقط شدہ(یعنی نامکمل حمل گرجانے والے بچے)کی نمازجنازہ اداکی جائیگی،اوراس کے والدین کے لیے مغفرت ورحمت کی دعاکی جائیگی۔

جوحمل(بچہ)چارماہ سے پہلے گرجائے تواسے نہ غسل دیاجائے گااور نہ ہی اس کی نمازجنازہ پڑھی جائے گی بلکہ

اسے کسی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیا جائے گا کیونکہ اس میں روح ہی نہیں،اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایت ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ، صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِثَ(سنن الترمذی و ابن ماجه)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ (پیدائش کے وقت)زندگی کے آثار پائے جائیں،تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی،اور وہ وارث بھی ہوگا۔

☆اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

اس حدیث سے اس طرح استدلال کیا جاتا ہے چونکہ چار ماہ سے قبل بچے میں روح ہی نہیں ہوتی تو پھر زندگی کے آثار کہاں سے پائے جائیں گے،اس لئے چار ماہ سے پہلے گرنے والے بچے کی نماز جنازہ نہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ تین ماہ کا جو بچہ پیٹ میں خراب ہونے کی وجہ سے ابارشن کے ذریعہ نکالا گیا اس کے جنت میں جانے کی دلیل نہیں ہے اور نہ ہی والدین کی شفارش کی دلیل ہے گویا اس پر انسان کا اطلاق نہیں ہوگا۔جنت میں جانے کی دلیل چار ماہ یا اس سے زائد عمر کے لئے ہے،یہی بچے جب ساقط ہوجائیں تو والدین کی شفارش بھی کریں گے۔

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

-مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

13 September 2020

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi